مطبوعات

منہاج العربیہ (جزء اول و دوم)۔ مولوی سید نبی صاحب حیدرآباد، استاد جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن
صفحات ۵۶ اور ۸۲۔ قیمت ۸ر اور ۹ر آنے۔ طباعت، کاغذ اعلیٰ اور دیدہ زیب۔

حیدرآباد کے ایک صاحب علم نے عربی مدرسوں اور اسکولوں کے لیے درسی ریڈروں کا یہ سلسلہ لکھا ہے نقل مصری ریڈروں کی کی گئی ہے۔ طباعت بھی نسخ ٹائپ کی اور مصری کتابوں سے ملتی جلتی ہے۔ مگر افسوس کہ کتاب میں ایسی رکیک اور فاش غلطیاں ہیں جن کے ہوتے ہوئے یہ سلسلہ مفید ہونے کے بجائے مضر ہو جائے گا۔ یوں تو دونوں حصوں میں شروع سے آخر تک مسامحتوں کی فراوانی ہے، مگر بعض غلطیاں ایسی ہیں جن کی نشان دہی کرنا مناسب ہوگا۔

(۱) الدکن (ص ۵ ج ۱) اعلام پر لام تعریف نہیں آتا۔ سوائے ان کلمات کے جہاں اہل زبان سے مسموع ہے جیسے الھند، السند، العراق، الحجاز وغیرہ۔

(۲) یا عزیزْ (ص ۲۱ ج ۱)۔ عزیزُ کو "رفع" ہونا چاہیے۔ ساکن پڑھنا صحیح نہیں۔ اسی طرح یفھمْ (ص ۲۲ ج ۱) کو یفہمُ لکھنا پڑھنا چاہیے۔ بچے اگر شروع سے وقف کرنا شروع کر دیں گے تو انھیں کبھی صحیح طور پر اعراب دینا آئے ہی گا نہیں۔ (نیز ملاحظہ ہو: ص ۳۹، ۴۰)

(۳) من این انت؟ کے جواب میں انا من المکۃ (ص ۳۱ ج ۱) کہنا مہمل ہے۔ من این انت؟ کے معنی ہیں "تم کہاں کے رہنے والے ہو؟" نیز ملاحظہ ہو (ص ۱۲ ج ۲)

(۴) مدینۃُ لندنْ (ص ۷ ج ۲) اور مدینۃ حیدرآباد (ص ۷ ج ۲) میں لندن اور حیدرآباد کے آخر حرف کو ساکن لکھا گیا ہے۔ حالانکہ ان کو غیر منصرف علامت نصب کے ساتھ لندنَ اور حیدرآبادَ لکھنا پڑھنا چاہیے۔

(۷) لا تظلموا علیهم (ص ۶۳ ج ۲) ظلم کا استعمال 'علی' کے ساتھ حد درجہ مضحکہ خیز ہے۔ کاش! جناب مصنف قرآن کریم ہی میں ظلم کے بیسیوں استعمالات پر نظر ڈال لیتے۔ اسی استعمال کا اعادہ ایک دوسری جگہ (ص ۱۰۸ ج ۲) اس طرح کیا گیا ہے۔ لا یظلم بعضهم علی بعض۔

ایک طرف یہ فروگذاشتیں ہیں اور دوسری طرف کتاب کا ظاہری طمطراق۔ اللہ کرے دوسرے اڈیشن میں یہ سلسلہ ظاہری خوبیوں کے ساتھ باطنی خوبیوں کا بھی حامل ہو جائے۔ (م - ع)

حکومت الٰہیہ کے قیام کی دعوت از مولانا سید سلیمان صاحب ندوی۔ ضخامت ۱۶ صفحات

قیمت ۳ر ملنے کا پتہ :- ادارہ دعوت الحق بیگم بازار، کوچہ گھانس منڈی، حیدرآباد (دکن)

یہ ایک مختصر سا خطبہ ہے جس کو مولانا نے مسلمانوں کے کسی جلسہ میں دیا تھا۔ یہ پمفلٹ "بقامت کہتر" ہونے کے باوجود اس لحاظ سے "بقیمت بہتر" ہے کہ اس میں ایک ایسی بڑی حقیقت کا اظہار فرمایا گیا ہے جو تمام مسلمانوں کا واحد فریضۂ زندگی ہونے کے باعث اس قابل تھی کہ ہر صاحب ایمان اس کی تمنا سے سرشار ہوتا اور اس کے لیے سعی و جستجو میں سرگرداں رہتا، لیکن جو نہایت بے دردی سے فراموش کر دی گئی ہے۔

مولانا نے اس خطبہ میں "صراط مستقیم" کی توضیح و تعیین کرتے ہوئے بتایا ہے کہ حاملین قرآن کو مغضوب اور ضال اقوام کے اتباع سے پوری طرح احتراز کرتے ہوئے چاہیے تھا کہ "اللہ کے محکوم، اس کی شریعت کے عامل اور دنیا میں اس کی شہنشاہیت کے نمائندے بنیں۔ ان کو پہلے اللہ کے قانون کو خود اپنے اوپر اور پھر اس کے بعد دوسروں کے اوپر نافذ کرنا چاہیے۔" مگر افسوس کہ سارے مسلمان انبیاء کو چھوڑ کر چنگیزوں اور ہلاکوؤں کے جانشین بن گئے ہیں، یا بننا چاہتے ہیں۔

مگر مولانا نے یہ نہیں بتایا کہ اس کار عظیم کے لیے مسلمانوں کو کرنا کیا چاہیے اور کس طرح اس فرض کو انجام دینا چاہیے؟ (ص - ا)